سوال

طب کیا 27؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ن:54)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ئل کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔ حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنے سے پہلے والے زمانہ کے تمام علماء کو اس میں شامل سمجھتے ہیں۔ تو یہ لفظ نسبت کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کی کوئی جامع ومانع تعریف کی جائے۔

مراد علماء کی اکثریت ہے۔ دلیل کی بناء پر جمہور کے مؤقف کی مخالفت درست ہے۔ بلاشبہ بغیر دلیل کے تو دل اکثریت کی بات پر زیادہ مطمئن ہوتا ہے۔ اقلیت کے مقابلہ میں۔ لیکن دلیل کی موجودگی میں تو اس دلیل پر عمل واجب ہے چاہے جمہور کی رائے کے موافق ہو یا کہ مخالف ہو۔ اور اگر کوئی شخص جمہور کی

وَإِن أَفتاكَ المُفتونَ"

ے فتویٰ پوچھ اگرچہ مفتی تجھے فتویٰ دے دیں۔ کیونکہ شریعت میں اکثریت کی بات حجت سمجھنے کے لیے کوئی نص وارد نہیں ہوئی بلکہ اس کے برخلاف ہمیں بہت ساری نصوص ملیں گی کہ جن میں اکثریت کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلـٰكِنَّ أَكثَرَ النّاسِ لا يَعلَمونَ ٢١... سورة يوسف

ؑگ نہیں جانتے۔''

ح حدیث میں بھی آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ذِف بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَرَقَتْ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَافْتَرَقَتْ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً فَإِحْدَى وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ

رمایا: یہود [illegible] اکہتر (71) [illegible] (72) [illegible] صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (73) ۔

ے حدیث ہے:

..مَعَ الجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ"

ماعت کو لازم پکڑو جو شخص الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔''

تو اس حدیث کا پہلا حصہ تو صحیح ہے اور دوسرا حصہ "مَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ" یہ ضعیف ہے۔

یث میں جس جماعت کا ذکر ہے اس سے مراد سلف صالحین کی جماعت ہے۔ جیسا کہ بعض روایات میں اس کی وضاحت آئی ہے۔ ترمذی وغیرہ میں:

نَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"

آگ میں جائیں گے۔ ایک کے علاوہ۔ انہوں نے کہا وہ کونسی جماعت ہے 'اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ راستہ کہ جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ہیں۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ :129

محدث فتویٰ